حصہ پر خود قابض ہو گئے۔ مرزا غلام حسین کی چونکہ نسل نہیں چلی اسلیئے ان کا حصہ پسران مرزا غلام مرتضٰے صاحب و پسران مرزا غلام محی الدین کو آگیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس وقت مرزا تصدق جیلانی اور مرزا قاسم بیگ کی تمام شاخ معدوم ہو چکی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس مرزا غلام حیدر کی بھی شاخ معدوم ہے۔ ہمارے تایا مرزا غلام قادر صاحب اور مرزا امام الدین اور مرزا کمال الدین بھی لاولد فوت ہُوئے۔ ہاں مرزا نظام الدین کا ایک لڑکا مرزا گل محمد موجود ہے۔ مگر وُہ احمدی ہو کر حضرت صاحب کی روحانی اولاد میں داخل ہو چکا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ینقطع اٰبائك و یبدأ منك اور یہ الہام اس وقت کا ہے۔ جب آپکے شجرہ خاندانی کی یہ تمام شاخیں سرسبز تھیں۔

(۴۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایکدفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کرلی۔ تو وُہ آپکو پھسلا کر اور دھوکہ دیکر بجائے قادیان لانے کے باہر لیگیا اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا پھر جب اُسنے سارا روپیہ اُڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اَور چلا گیا حضرت مسیح موعودؑ اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔ اَور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لیئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے۔ پھر جب تمہاری دادی بیمار ہُوئیں۔ تو تمہارے دادا نے آدمی بھیجا۔ کہ ملازمت چھوڑ کر آ جاؤ۔ جسپر حضرت صاحب فوراً روانہ ہو گئے۔ امرتسر پہنچکر قادیان آنے کے واسطے یکہ کرایہ پر لیا۔ اس موقعہ پر قادیان سے ایک اَور آدمی بھی آپ کے لینے کے لیئے امرتسر پہنچ گیا۔ اس آدمی نے کہا یکہ جلدی چلاؤ کیونکہ ان کی حالت بہت نازک تھی پھر تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا۔ بہت ہی نازک حالت تھی جلدی کرو کہیں فوت نہ ہو گئی ہوں۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی تھیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ میں اسی